بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

۵ ر اکتوبر قریب ہے جو بظاہر انتخابات ملتوی نہ ہونے کی صورت میں انتخابات کا دن ہے۔ پاکستان کی پوری ملتِ مسلمہ کیلئے امتحان اور آزمائش کا دن..... جس اعلیٰ وارفع مقصد کیلئے ہم نے اللہ سے ایک الگ خطہ مانگا تھا اور جس کیلئے اپنے لاکھوں مسلمان بھائیوں کو شہید کرایا۔ ہزاروں عصمتیں لٹوائیں، کروڑوں گھر اجاڑے اور تقریباً سات کروڑ مسلمانوں کو ظالم اور سفاک ہندو کے رحم وکرم پر زندہ درگور چھوڑ کر پاکستان چلے آئے اور جسکی پاداش میں اب بھی بھارت کی گلیوں کوچوں میں بہنے والا خونِ مسلم پانی سے زیادہ فراوان و ارزاں ہے وہ مقصد کوئی جغرافیائی یا وطنی اور معاشی ہرگز نہ تھا۔ جو لوگ ایسا کہہ رہے ہیں وہ اجڑنے اور لٹنے والے اُن عاشقانِ پاک طینت کے ارواحِ طیبہ کا منہ چڑا رہے ہیں جنہوں نے پاکستان کے مطلب ومعنیٰ لا الہ الا اللہ کی خاطر اپنا سب کچھ لٹایا، اپنی معصوم اولاد تک کو تہ تیغ ہوتے دیکھا۔ بہنوں، بیٹیوں، ماؤں کی عصمتوں کے آبگینے اُن کے سامنے چور چور ہوتے رہے۔ مگر ان کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی بلکہ جوش اور ولولے اور تیز ہوتے گئے۔ اس لئے کہ ان کا منزل اور مقصد ایک ایسی مملکت کا حصول تھا جہاں حاکمیت صرف خدا اور اس کے رسول کی ہوگی۔ وہاں کی معاشرت ومعیشت، تہذیب وتمدن اور حکومت وسیاست شریعتِ محمدیہ کی ترجمان ہوگی وہاں ظلم واستبداد اور استحصال کا نہیں بلکہ عدالتِ فاروقیؓ، سیاستِ صدیقیؓ، استغنائے عثمانیؓ اور زہد وقناعت مرتضویؓ کا دور دورہ ہوگا۔

اللہ نے ہمیں وہ زمین دے دی، جو مقصد نہیں بلکہ حصولِ مقصد کا وسیلہ تھا مگر ہم نے اللہ کی اس عظیم ترین نعمت آزادی کو جس بے دردی سے پائمال کرتے ہوتے جس ناشکری کا مظاہرہ کیا اس کی نظیر فرعون کے ظلم وستم سے نجات پانے والے اسرائیلیوں کے علاوہ اقوامِ عالم میں کہیں اور نہیں مل سکے گی۔ انہوں نے گوسالہ پرستی کی، ہم نے نفس

اور خواہشات میں مغلوب ہو کر اُن گوسالہ پرستوں کی ملعون تہذیب و تمدن (تہذیب مغرب) کو اپنا معبود و مقصود بنا لیا۔ اور اس راہ میں تہذیب اسلامی اور اخلاقِ ایمانی کی ہر رکاوٹ کو سنگِ گراں سمجھ کر راستہ سے ہٹانے کی سعی کی، شعائر اللہ کی توہین، اسلامی اقدار سے فرار منکرات کی ترویج، معروفات پر پابندی اسلام کے نظام عدل و انصاف سے گریز، غرض وہ کونسی بات ہے جو ۲۲ سال کے اس طویل عرصہ میں ہمارے سیاستدانوں اور برسراقتدار ٹولوں کا مشغلۂ شب و روز نہیں بنی۔

---

۲۳ سال کا عرصہ بہت بڑی مہلت ہے جو خداوند کریم نے اس خود فراموش اور خدافراموش قوم کو دیا۔ اتنے ہی عرصہ میں اس قوم کے آقا اور مولیٰ نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری دنیا کی کایا پلٹ دی تھی۔ جاہلیت کے اندھیرے عدل کی روشنی میں بدل گئے تھے اور انسانیت کو قعر مذلت سے اٹھا کر اوجِ کمال تک پہنچا دیا گیا تھا۔ اتنے ہی عرصہ میں انسانیت کو خداوند کریم نے کتاب و سنت کی شکل میں شریعت بیضاء کی ایک ایسی دولت دی جو قیامت تک اس کی ہر مصیبت کا مداوا ہر پریشانی کا حل اور ہر مشکل کا جواب بن سکتی ہے۔ یہ نسخۂ کیمیا بحیثیت مسلمان اور نبی کریم علیہ السلام کے غلام ہونے کے ہمیں بنا بنایا مل گیا۔ ہم چاہتے تو ایک ہی سال میں اسکی روشنی سے اپنے نوزائیدہ حکومت کو اقوام عالم میں ایک بلند ترین مثالی اور معیاری نمونہ کے طور پر پیش کر سکتے تھے۔ آج وہ نہ صرف بھارت کے مظلوم مسلمانوں کیلئے ایک خدائی حصار ثابت ہوتا بلکہ عالم اسلام کے کسی بھی گوشہ میں ظلم و عدوان کے شکار مسلمان بھائی اسے ظالم اور انسانیت دشمن طاقتوں کے لئے ایک چیلنج سمجھتے وہ یہود کی للکار کا جواب اور قبرص کی مصیبتوں کا علاج ہوتا۔ بلکہ پوری ایشیا کی انسانیت اس کے سہارے سکھ اور چین کا سانس لے سکتی۔ کیا شریعت محمدیہ کے اسی الہامی نسخہ نے اپنی یہ سچائی تاریخ کے مختلف ادوار میں نہیں دکھائی ——؟

مگر ہم نے کیا کیا ——؟ ہر دغاباز ظالم اور منافق کے سنہری دعووں پر لبیک کہتے رہے اور اُسے اقتدار اور آئین کے بام پر بٹھا کر اپنی ذلت اور خود فریبیوں کا تماشا دنیا کو دکھاتے رہے، ہم نے ظالم کو ظلم کا موقع دیا اور اپنے ہاتھوں شریعت محمدیہ آئین اسلامی کے اجراء اور نفاذ کی امیدوں کا ایک ایک چراغ بجھانا چاہا ——— مگر ہمیں اس کی سزا

بہت کچھ مل چکی ہے اور قدرت نے ہماری بے سروسامانی پر رحم کھا کر اگلے انتخابات کی شکل میں ایک موقع پھر عطا کر دیا ہے۔ یہ صرف عام انتخابات نہیں ہیں بلکہ ہمیں اپنے اور اس ملک کے مستقبل کا فیصلہ کرنا ہے۔ یہ حق و باطل اور شریعت محمدی اور قوانین کفر و الحاد کے درمیان ریفرنڈم ہے ہم میں سے ہر شخص صرف ووٹ نہیں دیگا بلکہ اسلام اور شریعت غرّاء کی اطاعت یا پھر اس سے بغاوت پر دستخط کرے گا۔ یہ دستخط اللہ کے رجسٹر میں ثبت ہوں گے۔ ان پر آنے والی نسلوں کے ایمان و یقین یا کفر و الحاد کا دار و مدار ہوگا۔ یوم الحساب میں نجات اور ہلاکت کے فیصلے ان دستخطوں کو سامنے رکھ کر کئے جائیں گے۔
اگر ۲۳ سال کی طویل و عریض مدت کا تجربہ بھی ہمیں کھرے کھوٹے کی تمیز نہیں کرا سکا، ہم اس دفعہ بھی علاقائی، گروہی، خاندانی یا نظریاتی الجھنوں میں پھنسے رہے اور مادی اغراض و مقاصد طمع و لالچ، خوف اور خطرہ، پارٹی اور جماعتوں کی دلدل نے ہمیں جادۂ حق پر گامزن نہ ہونے دیا تو یاد رکھئے اس کا خمیازہ نہ صرف پاکستان بلکہ پوری ملت مسلمہ کو بھگتنا پڑے گا۔ اس لئے کہ آنے والا الیکشن پورے عالم اسلام کے حق میں، ایشیا کے حق میں، سامراج کے حق میں، ظلم و استحصال کے حق میں، مثبت یا منفی نتائج کا حامل بن سکتا ہے، آئیے ہم سوچ سمجھ کر فیصلہ کریں اور ووٹ کی اس امانت کو اس کے صحیح موقع اور محل میں استعمال کریں جس سے نازک تر امانت موجودہ دور میں کوئی نہیں اور جس پر پوری ملک و ملت کے لئے آئین سازی کا دار و مدار ہے۔

ہمیں اللہ نے عقل اور فہم و فراست سے نوازا ہے۔ چوپایہ نہیں بنایا — تو آئیے! آج ہی فیصلہ کریں کہ ووٹ کی اس امانت کے اہل وہی لوگ ہوں گے جو راسخ العقیدہ، خدا ترس اور خدا پرست ہوں، احساسِ ذمہ داری سے ان کا دل بوجھل ہو، محاسبۂ آخرت پر انہیں یقین ہو اور جس کام یعنی شریعتِ محمدیہ اور آئینِ اسلامی کی ترتیب و تدوین کے لئے آپ انہیں منتخب کرنا چاہتے ہیں وہ اس نازک اور مشکل ترین ذمہ داری کی صلاحیت بھی رکھتے ہوں ان کی زندگی کتاب و سنت کے سیکھنے سکھانے میں بسر ہوئی ہو۔ نئے حالات اور نئے تقاضوں پر ان کی نظر گہری ہو، ان کا کردار و عمل ابھی سے مملکتِ اسلامیہ کے آئین، اسلام کی صداقت کی شہادت دے رہا ہو وہ اپنے قول و عمل میں راستباز ہوں یا پھر آپ کے کسی بھی حلقے سے کھڑے ہونے والے امیدواروں میں وہ ان پاکیزہ صفات کے زیادہ

قریب اور برائیوں سے اوروں کی بہ نسبت زیادہ دُور ہوں۔ اگر آپ کے انتخاب کا یہی معیار رہا۔ اور اس راہ میں آپ نے کسی پارٹی کی پرواہ نہ کی، گروہ بندی اور مفاد پرستی کے تمام بندھنوں کو توڑ ڈالا تو آپ اس نازک امتحان میں پورے اتر کر قوم و ملک اور بارگاہِ ایزدی میں سرخرو ہو کر نکلے۔ ورنہ یاد رکھئے کہ آپ کی ذراسی غفلت، بے پروائی اور کوئی بھی ذاتی یا جماعتی خودغرضی کا وبال پوری ملت پاکستان پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ اور جس کی لپیٹ سے نہ آپ اس دارِ فانی میں محفوظ رہ سکیں گے، نہ قیامت کے ہولناک دن۔

سمیع الحق

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

پچھلے شمارہ میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی علالت کی خبر دی گئی تھی۔ اس دوران بیشمار افراد نے خطوط کے ذریعہ حالات معلوم کئے ہیں، جن کی خدمت میں عرض ہے کہ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ شوگر اور آنکھوں کی تکلیف بڑھ جانے کیوجہ سے ۲۳ر جون کو لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور داخل ہوئے۔ ۱ر جولائی کو وہاں دائیں آنکھ کا اپریشن ہوا اور ۳۰ر جولائی کو گھر تشریف لے آئے ہیں۔ بحمداللہ عام صحت قدرے بہتر ہے، آنکھ پہلے سے کالا پانی سے کافی متاثر ہو چکی تھی، اپریشن سے معمولی سا فائدہ ہوا۔ دوران علاج حضرت کے معالجین پشاور کے ماہر و ممتاز ڈاکٹروں جناب ڈاکٹر ناصرالدین اعظم صاحب، جناب ڈاکٹر محمد نواز صاحب آئی سپیشلسٹ اور ہر دو حضرات کے مخلص اور جفاکش معاون ڈاکٹروں نے جس جذبہ اخلاص وعقیدت سے حضرت کے علاج میں دلچسپی لی۔ خداوندکریم ان کو اس کا اجر عطا فرمادے۔ اس طرح جتنے حضرات دور دراز سے بار بار تیمارداری کیلئے آئے، پورا حلقۂ دارالعلوم ان کا شکر گذار ہے۔ بحمداللہ حضرت مدظلہ دارالعلوم تشریف لاکر درس و تدریس کے مشاغل میں مصروف ہو چکے ہیں۔

(سلطان محمود ناظم دفتر اہتمام)

دعائے صحت کی درخواست

ہندوستان کے ممتاز محقق، فلسفی اور عارف بزرگ مولانا عبدالباری ندوی صدر شعبۂ فلسفہ عثمانیہ یونیورسٹی دکن، کافی دنوں سے علیل ہیں۔ تمام قارئین سے دعائے صحت کی درخواست ہے۔